استخارہ

<"xml encoding="UTF-8?>

استخارہ

۱سوال: سوال۳ ھم ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ سال کی بہنیں ہیں ،جب بھی ہمارا کوئی رشتہ آتا ہے تو ہمارے والد استخارہ کرتے ہیں اور زیادہ تر استخارے کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا جسکے سبب ہماری شادی تعطل کا شکار ہے ،سوال یہ ہے کہ کیا اسطرح بار بار استخارہ کرنا مناسب ہے ؟

جواب: والد کی لیئے مناسب یہ ہے کہ بیٹی کی شادی کیلئے جب کوئی شرعی اور عرفی لحاظ سے اسکا ہم پلہ یا کفو خواستگاری کرے تو استخارہ نہ کریں سوائے یہ کہ جب بیٹی خود اسکا مطالبہ کرے ،کیونکہ استخارہ کا مورد تویہ ہے کہ جب انسان پہلے کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا شرعا اختیار رکھتا ہو پھر اس میں تدبر و مشورہ کہ بعد بھی کسی نتیجہ پر نہ پہنچ رہا ہو۔ جبکہ بیٹی کیلئے شرعی و عرفی طور سے مناسب رشتہ ملنے کہ بعد بلا سبب یا محض استخآرہ کی بناء پر والد کا منع کرنا انکی ولایت کو ساقط کرتا ہے۔

۲سوال: کیا استخارہ صرف حیرانگی میں فیصلہ نہ کر سکنے کی صورت میں کیا جاتا ہے ،یا کسی بھی مورد میں استخارہ کیا جا سکتا ہے ؟

جواب: استخارہ کی مشروعیت کا یقینی مورد تو یہ ہے کہ جب انسان کو کسی پریشانی میں مشورہ میسر نہ ہو اور سوچ بچار کہ بعد کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو استخارہ کرے۔

۳سوال: اگر استخارہ اچھا آۓ تو کیا اسکے مطابق عمل کرنا واجب ہے ،کیا اس کے بر خلاف عمل کرنا جائز ہے ؟

جواب: جایز ہے۔

۴سوال: کیا استخارہ صرف حیرانگی میں فیصلہ نہ کر سکنے کی صورت میں کیا جاتا ہے ،یا کسی بھی مورد میں استخارہ کیا جا سکتا ہے ؟

جواب: استخارہ کی مشروعیت کا یقینی مورد تو یہ ہے کہ جب انسان کو کسی پریشانی میں مشورہ میسر نہ ہو اور سوچ بچار کہ بعد کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو استخارہ کرے۔

۵سوال: کیا شادی کے لیے استخارہ کی ضرورت ہے؟

جواب: استخارہ عام طور پر شک اور فیصلہ نہ کر پانے کی صورت میں کیا جاتا ہے، وہ بھی مشورت کے بعد ۔

٦سوال: ۱۔ آج کل جس طرح سے استخارہ رائج ہے کیا وہ شرعا صحیح ہے؟ کیا اس کو دہرانے میں کوئی حرج ہے

اور اگر صدقہ کے ساتھ ایسا کیا جائے تا کہ اپنی مرضی کے مطابق استخارہ آ جائے تو کیسا ہے؟
جواب: : استخارہ کچھ سمجھ میں نہ آنے یا فیصلہ نہ کر پانے کی صورت میں رجاء کے قصد سے کیا جاتا ہے، وہ بھی فکر و مشورت کے بعد، لہذا اس صورت میں تکرار صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ استخارہ کا موضوع بدل جائے یا اس کے لیے صدقہ دے دیا جائے۔